Paigham Sulh, 11 March 1923 www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

ہماری تبلیغی کوششیں

مولوی عبد الحق صاحب کا خط

مکرمی و محترمی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گذشتہ خط میں موضع رائے بہا کی شدھی کے حالات لکھ چکا ہوں اس کے بعد مختلف تبلیغی انجمنوں کے نمایندگان کا آگرہ میں جلسہ ہوا کہ جس میں جمعیۃ العلماء ہند - ہدایت اسلام - انجمن اتحاد و راجپوتان ہند - احمدیہ انجمن قادیان - مدرسہ الہیات کانپور - جماعت احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور - جمعیت دعوت و تبلیغ لاہور کے نمایندے اور اس کام سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے علماء بھی شامل ہوئے جن میں سے علماء بہاولپور ضلع بجنور مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی اور مولانا فاخر صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں - رؤساء میں سے کنور عبد الوہاب صاحب اور ان کے بھائی بھی دل میں اسلام کا حقیقی درد دبائے ہوئے وہاں موجود تھے - جلسہ نمایندگان ہوا اور ہو گیا - اور ان تمام تبلیغی انجمنوں کے نمایندوں کی ایک مشترکہ انجمن کا ڈھانچ کھڑا کر دیا گیا - اور فتنۂ ارتداد کو روکنے کے لئے دو فوری وفد تین تین علماء پر مشتمل بھی ماؤف مقامات پر بھیجنے تجویز ہو گئے - اور ان کو ۲۷ر فروری کی شام سے پہلے پہلے ہی روانہ ہونے کا حکم دیدیا گیا ایک وفد کو کہ جس میں کم و بیش بیس علماء شامل تھے موضع ساندھن روانہ ہونے کے لئے تیار کر دیا گیا - مگر کس قدر دکھ اور رنج کی بات ہے کہ ان بیس علماء میں سے صرف ہم دونوں (عبد الحق اور فیروز دین صاحبان) اور مولوی محمد علی صاحب مظفری اور ایک بجنوری مولویصاحب کے سوا اور کوئی مولوی آج مورخہ ۴ر مارچ تک موضع ساندھن میں نہیں پہنچا - کہ جہاں سے ان کو نظیر خانصاحب نمبردار کی حسب ہدایت مختلف مواضعات میں روانہ ہونا چاہیئے تھا - ایک روز تک مولوی صاحبان کا انتظار کر کے بالآخر ہم نے موضع ساندھن کے ملکانوں کو جمع کر کے متعدد وفود کی شکل میں گرد و نواح کے علاقہ جات میں روانہ کر دیا - کہ جن کے بروقت دیہات میں پہنچ جانے کی وجہ سے شدھی کا سیلاب کسیقدر رک گیا - اس اثنا میں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ خود موضع ساندھن میں (کہ جو ہمارا تقریباً ڈیڑھ ماہ سے ہیڈ کوارٹر ہے) بھی ایک فریق نظیر خانصاحب نمبردار کی ذاتی مخالفت کیوجہ سے ہندوؤں کے ساتھ خود ملنے اور اپنے دوسرے زیر اثر ملکانوں کو ملانے کے لئے تیار ہو گیا ہے - یہ سنکر میں اور فیروز دین صاحب ان کے ہاں پہنچے اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد ان کو میلاد و وعظ کرانے پر راضی کر لیا - چنانچہ رات کے وقت وہاں میلاد ہوا مولوی فیروز دین صاحب نے طلباء مدرسہ شعیبیہ سے حمد و نعت پڑھوا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح نہایت مؤثر تقریر میں بیان کئے کہ جسکو لوگوں نے بہت پسند کیا اور اس کے بعد میں نے ایک مختصر سی تقریر ان اعتراضات کے جواب میں کی کہ جن کی اشاعت آجکل آریہ سماجی کر رہے ہیں - جیو ہتیا اور جبراً مسلمان بنائے جانے پر کسیقدر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی - دوسرے دن ان دونوں مختلف پارٹیوں میں صلح کرا دینے کی کوشش کی گئی - کہ جو بابو منظور الہی صاحب احمدی کی حسن تدبیر سے نہایت کامیاب ہوئی اور ان مدت کے بچھڑے ہوئے دونوں فریق کو ایک دوسرے کے گلے ملا دیا گیا - یہ نظارہ بھی قابل دید ہی تھا - کہ دونوں پارٹیوں کے سینکڑوں آدمی نہایت جوش و خروش کے ساتھ ایک دوسرے کو مل رہے تھے اسکے بعد ان کے اور وفود مختلف جہات میں روانہ کئے گئے دوسرے دن ریاست بھرتپور کے ایک موضع اکرن کی شدھی کی خبر پا کر فوراً مولوی فیروز دین صاحب کے ساتھ ساندھن والوں کو روانہ کیا گیا - مگر ان کے وہاں پہنچنے سے پیشتر شدھی ہو چکی تھی - وہاں تین سو کے قریب آریہ اور اکابر ریاست بھرتپور موجود تھے - خود مہاراجہ بھرتپور کا بیرہ بہت ریاست کے سوار کے ساتھ موجود تھا - اور اس تحریک میں نہایت جوش سے حصہ لے رہا تھا - موٹریں اور گاڑیاں بکثرت موجود تھیں - مولوی صاحب نے وہاں پہنچ کر بہت کوشش کی اور آریوں کو بحث مباحثہ کے لئے للکارا مگر اس نقار خانہ میں ان کی کون سنتا - نظیر خانصاحب نمبردار ساندھن کی ہمت بھی قابل داد ہے - کہ انہوں نے ایکدفعہ تو سب اشدھ ہونے والوں کو اپنی طرف پھیر لیا تھا - مگر چالنی گنج کے ایک زمیندار ... نگر نام کہ جسکو آریوں نے ۵۰۰ سو روپیہ اس کام کو پورا کرا دینے کے لئے دیا ہوا تھا - نظیر خانصاحب کو ایک طرف پکڑ کر لے گیا - اور منت سماجت کرنے لگ گیا کہ شدھی وغیرہ کچھ بھی نہیں - ہم تو آپ کے بھائی ہیں - صرف ایک دن کے لئے روپیہ ہضم کر لینے دو - اور دوسری طرف ایک بدمعاش نے نظیر خانصاحب سے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا - کہ یہ تو گائے کا گوشت کھاتا ہے - اس لئے یہ تمہاری برادری سے نکل گیا ہوا ہے - اور یہ تنخواہ لیکر کام کرتا ہے - اور اس طرح دھوکا دیکر ان کو راضی کر لیا - اس کے بعد مولوی فیروز دین صاحب نے جب ان چار پانچ اشدھ ہونے والوں کو سمجھایا تو انہوں نے اسیوقت اپنے زنار توڑ کر پھینکدئے - اشدھ ہونے والوں کی تعداد یہاں ۵۰ کے قریب تھی -

ایک عورت کی بہادری

ایک عورت نے اس موقعہ پر بڑی بہادری دکھائی کہ اپنی ساری برادری کے مرتد ہو جانے کے باوجود وہ اسلام پر قائم رہی اور اس نے نہایت جرأت کے ساتھ للکار کر آریوں کو کہدیا کہ اگر میرا بس چلتا تو میں ابھی تمکو مزا دکھا کر خود شہید ہو جاتی - میں ایک خدا کو ماننے والی تم مردودوں کی باتوں میں آتی ہوں -

اس کے بعد مولوی فیروز دین صاحب نے وہاں لوگوں کو جمع کر کے جمعہ پڑھایا - مگر جب بدمعاش آریوں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھکر ان کی حرکات کا مضحکہ اڑایا - کہ جس پر ایک مسلمان کو بھی طیش آگیا - اور دونوں طرف سے لاٹھیاں اُٹھ کھڑی ہوئیں مگر پولیس کے درمیان پڑ جانے کیوجہ سے فساد ہوتے ہوتے رک گیا -

اس قوم میں چونکہ تعلیم نام تک کو بھی نہیں اس لئے اس کے اکثر حصہ کا سنبھلنا بہت مشکل نظر آتا ہے - اور آریہ و ہندو اسوقت روپیہ بے دریغ خرچ کر رہے ہیں اور یہ لوگ ہیں بھی بھوکے اس لئے وعظ و نصیحت مشتعل علاقہ میں کچھ کام نہیں کرتی - صرف رائے بہا والوں کو آریوں نے ۲۵۰۰ روپیہ دیا ہے - اب موضع لڑونا اور کھڈوائی کی اشدھی کی خبر ہے کھڈوائی کے نمبردار گنگا سنگھ نے روپیہ لیلیا ہے - ان حالات کو دیکھکر طبیعت کو کئی دنوں سے بہت صدمہ ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے دیہات کہ جن پر ہمارے مرکز ساندھن کا اثر پڑ سکتا تھا رک گئے ہیں - مگر اس قوم کی مفلسی اور لامذہبیت اور آریوں کے بیدریغ روپیہ خرچ کرنے کو دیکھکر طبیعت میں بڑی بیکلی ہے - اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ اس سیلاب کو روک کر مسلمانوں کو بچا سکے - میں مرکز میں اس لئے موجود ہوں کہ کہیں یہاں بھی یہ زہر نہ پھیل جائے - ورنہ یہ کل کی کل قوم ہاتھ سے نکل جائے گی -